خطاب

از

عزت مآب اسد قیصر

اسپیکر

قومی اسمبلی، پاکستان

بعنوان: ''ایک متنوع اور ترقی یافتہ جنوبی ایشیاء کی جانب بڑھنے والی متوقع پارلیمانی راہیں''

بموقع:

دولت مشترکہ کی پارلیمانی انجمن کی پانچویں ایشیائی علاقائی کانفرنس 2019ء

بمورخہ:

30جولائی 2019ء(11:15 بجے صبح)

بمقام:

سرینا ہوٹل، اسلام آباد، پاکستان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزت مآب، جناب ڈاکٹر عارف علوی صاحب، صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان،

رائٹ آنریبل ربیکا اے۔ کاداگا، اسپیکر پارلیمنٹ، یوگنڈا و صدر CPA،

عزت مآب ایمیلیا مون جو ایلیفا کا، ڈپٹی اسپیکر، قومی اسمبلی کیمرون و چیئر پرسن CPA مجلس عاملہ،

عزت مآب ڈاکٹر داتو نورے نی احمد، ممبر وفاقی پارلیمنٹ، ملائشیا و چیئر پرسن دولت مشترکہ، خواتین ممبران پارلیمنٹ (CWP)،

عزت مآب جے۔ ایم آنندہ کمار اسری، ممبر پارلیمنٹ و ڈپٹی اسپیکر پارلیمنٹ، سری لنکا،

عزت مآب اسپیکر صاحبان، صوبائی اسمبلی پنجاب، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ،

یوگنڈا، برطانیہ اور ملائیشیا سے تشریف فرما مہمانان گرامی،

گلگت-بلتستان اور آزاد کشمیر کی قانون ساز اسمبلیوں سے تشریف لائے ہوئے مہمانان اعزاز،

ممتاز مندوبین اور

معزز خواتین و حضرات!

السلامُ علیکم ورحمتہ اللہ اور صبح بخیر!

1۔ آج پانچویں سی پی اے ایشیائی علاقائی کانفرنس 2019ء کے موقع پر دولت مشترکہ کی برادری سے شرکاء، معزز مہمانان گرامی اور رفقاء کار کی موجودگی میرے لیے انتہائی خوشی و مسرت اور عزت افزائی کا باعث ہے۔ میں اپنی طرف سے، پاکستان کی عوام اور پارلیمنٹ کی طرف سے یہاں اسلام آباد میں آپ سب کا

پُرجوش خیر مقدم کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس ایک عظیم اور ترقی یافتہ جنوبی ایشیاء کی جانب رواں دواں ہمارے پارلیمانی سفر میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔

2۔ میں سب سے پہلے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان، عزت مآب جناب ڈاکٹر عارف علوی صاحب کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے آج کی اس افتتاحی تقریب میں شرکت فرما کر اس کو رونق بخشی۔ جنابِ صدر! آپ کی یہاں موجودگی، پارلیمانی جمہوریت اور فیصلہ سازی کے عمل میں قانون ساز اداروں کے کردار کے بارے میں آپ کے عزمِ مصمم کی غماز ہے۔

3۔ میں خاص طور پر اس کانفرنس کے لیے سری لنکا کے پارلیمانی وفد، برطانیہ، ملائیشیا اور یوگنڈا سے آئے ہوئے مہمانان گرامی اور پاکستان کے صوبائی قانون ساز اداروں سے شریک تمام مندوبین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جمہوریت کے استحکام اور باہمی تعاون کو فروغ دینے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کرنا چاہوں گا۔ یہ امر یقیناً انتہائی باعث اطمینان ہے کہ نوزائیدہ جمہوریتیں ہونے کے باوجود علاقائی قانون ساز ادارے جمہوریت کی نشوونما اور استحکام کی کوششوں کو نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ ان کو اہمیت دیتے ہوئے ان کوششوں کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔

4۔ میں عزت مآب ایمیلیا مون جو الیفاکا، سی پی اے کی مجلس عاملہ کی چیئرپرسن، عزت مآب ربیکا اے۔ کاداگا، اسپیکر یوگنڈا و صدر سی پی اے، اور مادام نورے نی احمد، صدر نشین دولت مشترکہ خواتین اراکین پارلیمنٹ (سی ڈبلیو پی) کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہماری دعوت کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور بطور مہمان اعزاز یہاں شرکت فرمائی۔

5۔ پاکستان، ہمیں ایک دوسرے سے جوڑنے والے مشترکہ بندھن یعنی، دولت مشترکہ کے تعلق کی تہہ دل سے قدر کرتا ہے اور میں پورے وثوق کے ساتھ اس اُمید کا اظہار کرتا ہوں کہ جمہوری روابط کو گہرا کرنے، عوامی سطح پر رابطوں کو فروغ دینے اور علاقائی تعاون کو بڑھانے کے لیے پاکستان کی قومی اسمبلی اور سی پی اے کے ایشیائی ریجن کے مابین باہمی تعاون جاری رہے گا۔

عزت مآب مہمانان گرامی، معزز خواتین وحضرات!

6۔ جنوبی ایشیاء ایک ایسا خطہ ہے جو علاقائی سیاست کی وجہ سے گھٹن کا شکار ہے۔ جنوبی ایشیاء کے حالات و واقعات کو شاذ و نادر ہی اس کے شہریوں کے بڑھتے ہوئے جمہوری شعور کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ اگرچہ جمہوری ترقی کی راہ میں پیچیدہ رکاوٹیں حائل ہیں تاہم جمہوریت کی طاقت نے خطے میں عوامی پسند و ناپسند کو اجاگر کرنے کا آغاز کر دیا ہے۔ عوامی سطح پر سیاسی مذاکروں، مباحثوں اور جمہوری طرز حکمرانی کے بارے میں ہماری عوام کی بڑھتی ہوئی آگہی اور جمہوری عمل میں عوام کی موئثر شرکت سے بھی اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ یہاں جمہوریت اپنی جڑیں مضبوط کر چکی ہے۔ بحیثیت مجموعی اس علاقے کے شہریوں میں بڑھتے ہوئے جمہوری شعور کے باعث جنوبی ایشیاء کی عوام اپنی جمہوریتوں پر انحصار کرنے لگے ہیں تاکہ وہ ایک انصاف اور مسابقت کے (competitive) نظام سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی اُمنگوں کو اجاگر کریں۔

7۔ اگرچہ جنوبی ایشیاء کا علاقہ جمہوری حوالے سے مختلف ادوار میں شدید مشکلات کا شکار رہا ہے، مگر ہم سب کو یہ حقیقت تسلیم کرتے ہوئے انتہائی فخر محسوس ہو گا کہ ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد جنوبی ایشیاء مجموعی طور پر ایک کامیاب جمہوری خطے کے طور پر ابھرا ہے۔ ماضی میں ہم جمہوری تعطل سے بچنا، جمہوری عمل کے

کمزور پڑنے پر مزاحمت کرنا، جابرانہ اور مصنوعی جمہوریت سے گریز کرنا اور جمہوریت کے بتدریج خاتمے کی وجوہات کی نشاندہی کرنا جیسے مسائل سے دوچار تھے۔ اب بالآخر ہم ایک ایسے مقام پر کھڑے ہیں جہاں جمہوری تکمیل جیسا چیلنج ہمارے پیشِ نظر ہے۔ اس وقت ہماری سیاست میں جمہوریت کی بقاء کے معاملات میں معیاری جمہوریت کے معاملات زیادہ اہمیت اختیار کر چکے ہیں۔

8۔ گذشتہ عشرے سے ہی جنوبی ایشیاء ترقی کی راہ پر تیزی سے گامزن ہے۔ ہم جمہوریت کو مضبوط بنانے اور پورے علاقے کو آگے لے کر جانے کے لیے پُر عزم ہیں۔ دولت مشترکہ کا اشتراک یہی ہے کہ ہم انسانی حقوق کی پاسداری، جمہوری اور معاشی ترقی کے لیے مل جل کر کام کریں۔

9۔ اگر دولت مشترکہ کی رکن اقوام میں جمہوری استحکام اور تسلسل لانا لازمی ہے تو اس کے لیے جمہوریت کو مستحکم کرنے کے تمام اجزائے ترکیبی کو پیشِ نظر رکھ کر، اُن پر عمل کرنا اور اُن کو برقرار رکھنا ہو گا۔ لہٰذا دولت مشترکہ کے ممبر جمہوری اداروں کو معاشی اور جمہوری ترقی اور انسانی حقوق کے فروغ کے لیے ایک دوسرے سے تعاون کے عہد کو نبھانا ہو گا۔

معزز خواتین وحضرات!

10۔ ایسے دور میں جبکہ خارجہ پالیسیاں اقتصادی ایجنڈوں کے تحت بنائی جارہی ہیں، ''پارلیمانی سفارت کاری'' جمہوریتوں کے مابین ایک پل کا کردار ادا کر سکتی ہے اور انہیں مشترکہ مفادات کے تحت ایک دوسرے کے

قریب تر لا سکتی ہے۔ یہ نہ صرف قانون ساز اداروں کے مابین اچھی پارلیمانی روایات اور تجربات کا آپس میں تبادلہ کرنے کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے بلکہ پارلیمانی سفارتکاری ایک ریاست کے دوسری ریاست کے ساتھ تعاون اور طویل المدتی تزویراتی (strategic) شراکت کاری کے لیے بنیادی کلید کے طور پر بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔

11۔ آج جبکہ دنیا سمٹ گئی ہے، ہمیں بہت سے ایسے چیلنجوں کا سامنا ہے جو نوعیت کے اعتبار سے مشترک ہیں لہٰذا انہیں محض قومی یا بین الحکومتی تناظر میں نہیں سمجھا جاسکتا۔ چنانچہ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم اراکین پارلیمنٹ اپنے عہد کے چیلنجوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کریں جس کے ذریعے پُر تشدد انتہا پسندی اور نتیجتاً دہشت گردی، موسمیاتی تبدیلی اور نتیجتاً نقل مکانی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ختم کر سکیں۔ مزید برآں اس فورم کے ذریعے بین الاقوامی امن اور سلامتی، قانون کی بالادستی، صنفی مساوات، اظہار رائے کی آزادی، صحت اور تعلیم جیسی بنیادی انسانی ضرورتوں تک رسائی اور دیگر معاشرتی و سماجی اچھائیوں کو فروغ دے سکیں۔

12۔ حقیقی معنوں میں ریاستوں کے مابین تعاون اسی صورت ممکن ہے کہ جب پارلیمان ہی باہمی دلچسپی کے معاملات اور نظریات پر اتفاق رائے پیدا کریں۔ آنے والے سالوں میں، پارلیمانئے معاشرے کو درپیش بڑے اور پیچیدہ مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے عوام کی راہنمائی کرنی ہے۔ پارلیمان کی بات چیت اور بحث سے حاصل ہونے والے نتائج کے بین الاقوامی امور پر دیرپا اثرات مرتب ہوں گے۔

13۔ اس ضمن میں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے منتخب نمائندے اپنے لوگوں سے گہرے روابط رکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ عوام کی راہنمائی کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ اس لیے میں اس امر پر زور دیتا ہوں کہ پارلیمانوں کو بین الپارلیمانی تعاون اور ڈپلومیسی کے ذریعے نہ صرف بین الاقوامی امور میں سرگرم کردار ادا کرنا چاہیے بلکہ بین الاقوامی مذاکرات کی نگرانی بھی کرنی چاہیے اور ان میں حصہ بھی لینا چاہیے۔ نیز اس ضمن میں حکومتوں کی جانب سے اختیار کردہ طریق کار کے نفاذ پر نظر رکھتے ہوئے قومی عمل درآمد کو بین الاقوامی روایات اور قانون کے مطابق یقینی بنانا چاہیے۔

معزز خواتین و حضرات!

14۔ جنوبی ایشیاء دنیا کا ایک منفرد خطہ ہے جو اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے دنیا بھر میں ممتاز ہے۔ جہاں ہماری مشترکہ صلاحیتیں اور مشترک مواقع جات موجود ہیں وہیں ہمیں مشترکہ ذمہ داریاں اور مشترک خطرات بھی درپیش ہیں۔ جنوبی ایشیاء دنیا کی کل آبادی کے پانچویں حصہ پر مشتمل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ دنیا کی دوسری سب سے بڑی غریب آبادی کا گھر بھی ہے۔ دنیا کے تیز ترین ترقی پذیر اقتصادی خطہ کی حیثیت سے، جنوبی ایشیاء اب بھی اپنی حقیقی صلاحیتوں کا صرف تیسرا حصہ ہی بر آمد کرنے کے قابل بن سکا ہے۔ گذشتہ عشرے کے دوران سیاسی استحکام کے باوجود، انسانی ترقی کے اشاریے کے گوشوارے میں موجود 189 ممالک میں سے جنوبی ایشیائی خطہ کے زیادہ تر ممالک ابھی تک 150 ویں درجہ کے آس پاس ہیں۔

15۔ البتہ یہ بات باعث اطمینان ہے کہ یہ جنوبی ایشیاء ہی ہے جہاں کام کرنے کی عمر والی دنیا کی سب سے بڑی آبادی موجود ہے۔ اسی آبادی کے باعث خطہ کا سروسز سیکٹر تیزی سے ابھر رہا ہے۔ ہمارے خطہ کی علاقائی

سیاسی اہمیت، وسطی ایشیاء اور تیل کی دولت سے مالا مال خلیجی ممالک کے ساتھ ہماری مشترکہ سرحدیں، ہمارے قدرتی وسائل اور ہماری افرادی قوت، ہمارے خطہ کی تیز ترین ترقی کے امکانات کو بہت زیادہ روشن کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے علاقائی ہمسایوں سے، علاقائی شراکت دار بننے کے لیے، اپنی منڈیوں کو ایک دوسرے کے لیے کھولنا ہو گا اور اس کے لیے بھرپور کوشش کرتے ہوئے تجارت اور سرمایہ کاری میں حائل رکاوٹوں کو کم سے کم کرنا ہو گا۔

16۔ جنوبی ایشیاء کے عالمی اقتصادی، تکنیکی اور ثقافتی مرکز کے طور پر ابھرنے سے یہ ضروری ہو چکا ہے کہ کروڑوں افراد کی فلاح و بہبود اور مستقبل کی راہ میں حائل باہمی رکاوٹوں کو فوری طور پر دور کیا جائے۔ ہمیں اپنے فرائض موئثر انداز سے سرانجام دینے کے لیے ہم آہنگی اور تعاون پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے عوام کے نمائندہ اداروں یعنی پارلیمنٹ کی شمولیت کے سوا کوئی بہتر راستہ نہیں ہے۔

عزت مآب مہمانان گرامی، معزز خواتین و حضرات!

17۔ پاکستان اجتماعی انداز فکر پر بھرپور یقین رکھتا ہے۔ کیونکہ ریاستیں الگ الگ رہنے کی نسبت مل کر زیادہ مقاصد حاصل کر سکتی ہیں۔ ہم جتنا زیادہ ایک دوسرے سے تعاون کریں گے، اتنا ہی یک فریقی عمل کا امکان کم ہو تا جائے گا۔

18۔ تعاون سے مراد مکمل یکسانیت یا مطابقت نہیں ہے۔ اس سے مراد ہم آہنگی، برداشت اور اختلاف رائے کا احترام ہے۔ ہم نے اپنی ملکی سیاست میں اسے آزمایا ہے اور اسے بہت ہی مفید پایا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ ریاستوں کے تعلقات کے لیے بھی بہت زیادہ کارگر ہو گا۔

19۔ اراکین پارلیمنٹ، عوام اور ریاستی اداروں کے مابین رابطے کا منفرد کردار ادا کرنے اور عوامی پالیسیوں کو فروغ دینے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ اراکین پارلیمنٹ کا یہ منفرد کردار اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی بھی پیچھے نہ رہ جائے۔ اس تناظر میں ہماری پارلیمان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ سیاسی و شخصی آزادیوں اور قانون کی حکمرانی کا تحفظ کریں۔

20۔ پاکستان خلوص دل سے سی پی اے کے چارٹر پر کاربند ہے اور یقین رکھتا ہے کہ خطہ میں امن و ترقی سب کے مفاد میں ہے۔ جیسا کہ دنیا پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جی ز) کے مشترکہ ایجنڈا کے حصول کے لیے پیش رفت کر رہی ہے، ہم یقین رکھتے ہیں کہ اراکین پارلیمنٹ کے پاس یہ ایک نادر موقع ہے اور ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایس ڈی جی ز پر عملدرآمد کی نہ صرف تائید کریں، بلکہ اس کی نگرانی کرتے ہوئے نمایاں کردار ادا کریں۔

21۔ اس بات کا مکمل احساس کرتے ہوئے پاکستان کی پارلیمنٹ مناسب پارلیمانی فورم فراہم کرنے کے لیے بھرپور کوششیں کر رہی ہے تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ عوام کی کوئی آواز ان سنی نہ رہ جائے۔ ہم ترقیاتی ایجنڈا کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اس بات پر بجا طور پر یقین رکھتے ہیں کہ پارلیمنٹ کو عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے قیادت کرنی چاہیے۔ اس ضمن میں آپ کو یہ جان کر مسرت ہو گی کہ پاکستان کی پارلیمنٹ پہلی پارلیمنٹ

ہے جو کہ اپنے ہاں خواتین پارلیمنٹری کاکس (ڈبلیو پی سی)، سیکرٹریٹ برائے پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جی ز) اور ینگ پارلیمنٹریز فورم (وائی پی ایف) قائم کیے ہوئے ہے۔

22۔ اسپیکر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد میرے بڑے اہداف میں سے ایک ہدف سب کو ساتھ لے کر چلنے کی حکمت عملی کو فروغ دینا رہا ہے۔ اس لیے جن پہلی باتوں میں سے ایک میں مجھے کامیابی ملی ہے وہ حسب ذیل اداروں کی بحالی و تنظیم نو ہے:

- خواتین پارلیمنٹری کاکس کی اسمبلی
- ایس ڈی جی ز پر پارلیمنٹری ٹاسک فورس، اور
- ینگ پارلیمنٹرین فورم کی ایگزیکٹو کونسل

23۔ مجھے کامل یقین ہے کہ جمہوری عمل میں نوجوانوں اور خواتین کی بھرپور شرکت کے لیے انہیں مواقع فراہم کرنا ہمیں بین الاقوامی ترقی کے اہداف حاصل کرنے کے قابل بنائے گا اور ہمیں مزید مضبوط کرے گا۔

معزز خواتین و حضرات!

24۔ میں یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس خطے میں معنی خیز اور بامقصد جمہوریت کو یقینی بنانے میں اراکین پارلیمان کے کردار کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرے گی۔ میں پُر امید ہوں کہ سی پی اے ایشیاء ریجن میں بسنے والے ہمارے عوام کی سوچ کی بہتر عکاسی کرنے اور باہمی طور پر مفید تعلقات استوار کرانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

25۔ آخر میں، میں اس اُمید کا اعادہ کروں گا کہ یہ فورم بھرپور اور ہمہ گیر جمہوریت کے فروغ کے اعتبار سے ہمیں ایک دوسرے کے قریب تر لاتا رہے، جس سے ہماری نوجوان نسل کی آواز کی شنوائی اور ہماری خواتین کے خلاف سیاسی تعصب کا خاتمہ ہو سکے۔

26۔ ان الفاظ کے ساتھ، میں پانچویں سی پی اے ایشیاء ریجن کانفرنس کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کرتا ہوں اور اس فورم کی کامیابی کے لیے دُعاگو ہوں!

پاکستان پائندہ باد!

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *